

برے لئے باعث فخر ہے۔ کہیں
جو بی خبر میں حضرت سیدہ ریم صدیقہ
صاحدہ حرم رابعہ حضرت ام المومنین
کی برکات بتلائیں۔ ان میں اپنی قوتوں سے کام لینے
کے دھنگ سکھائے۔ اور ان کو جنبہ کے ذریعے
نہن نقہ برے آگاہ کیا۔

ہا کی سکول بن گیا۔ اور تعلیم اس قدر عام ہوئی کہ اس
مدرس سے نکل کر کئی طالبات بی۔ اے اور پی بی ہو
گئیں۔ اور کچھ ڈاکٹر ہو۔

نادیب النساء رکھا۔ اور اسی کے نقش قدم پر مصباح
جاری ہوا۔ جو حد کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔

تادیب الناس اور رکھا۔ اور اسی کے نقش قدم پر مصباح جاری ہوا۔ جو خدا کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔

تحریک جدید میں ستورات کا حصہ

وہ ستورات جو یہ جانتی نہ تھیں۔ کہ ہم پر کوئی چیز بھی فرض ہے۔ وہ حضرت کی تربیت کے ماتحت ہر شعبے میں چندہ دیئے لگیں۔ اور قربانیاں کرنے لگیں۔ مسجد برلن اور مسجد لندن کا تو پہلے ذکر آچکا ہے تحریک جدید کے پہلے سال میں ستورات نے ۲۴۲۰ روپیہ چندہ دیا۔ اور اب ہر سال بڑھ رہا ہے۔

تحریر حیدر علی مستورات کا حصہ

وہ ستورات جو یہ جانتی نہ تھیں۔ کہ ہم پر کوئی
چندہ بھی فرض ہے۔ وہ حضرت کی تربیت کے ماتحت
ہر شعبے میں چندہ دینے لگیں۔ اور قربانیاں کرنے لگیں
مسجد برلن اور مسجد لندن کا تو پہلے ذکر آچکا ہے
تخریک جدید کے پہلے سال میں ستورات نے
۲۰۴۲ روپیہ چندہ دیا۔ اور اب ہر سال
بڑھ رہا ہے۔

وحدیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مومنوں اور
مومنات کے لئے خدا کی وحی کے ماتحت ایک مغربہ
ہستی کا انتظام فرمایا۔ اس میں بھی حور توں نے
آپ کے زمانہ میں خوب حصہ لیا۔ چنانچہ اس وقت
تک ۷۰ لاکھ ۱۱ ستورات موعیہ ہو چکی ہیں۔

خلافت جو بی منت

خلافت جو بلی نمڈ میں بھی مستورات نے نہایت
خوشی سے حصہ لیا۔ اور اس میدان میں بھی مردوں
کے درشن بدوش حضرت امیر المومنین سے عقیدت
کا اظہار کیا۔

اصدیہ مجلس ورتیں حق نمائندگی

آپ کا یہ بھی ایک بڑا احسان ہے کہ آپ نے دستورِ
کو اپنی قومی مجلسِ شوریٰ میں حق نمائندگی عطا فرمایا۔
اور یہ ایسا اقدام ہے جو ہندوستان کی کسی قوم کی
عورتوں کو بھی حاصل نہیں۔ اسکے علاوہ آپ کے اور
بھی بیسیوں احسانات ہیں۔ مثلاً بچوں کی تربیت کے
لئے ماحصلات الاحکامیہ کا قیام فرمایا۔ عورتوں کا حق
وراثت دواستہ کاروں سے چھین لیا۔ بعض جاہل
مردوں کے مظالم سے بچانے کے لئے محکمہ فقہاء کے
دروازے کھولے۔

تحریک جدید اور اسکی مسعت

(مولانا عبدالرحمن صاحب انوار انجارج تحریک جدید کی قلم سے)

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے اپنے مقرر کردہ خلیفہ المسیح کے ذریعہ سے اپنے شکیک وقت پر بذریعہ انکار ایک ایسی تحریک کرائی جس کی ضرورت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کیلئے شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ جس کے الفاظ گو حضور کے ہیں۔ لیکن حکم اللہ تعالیٰ کا ہے۔

ضروریات سلسلہ اور مطالبات تحریک جدید
سلسلہ کو مبادیات کے نیام کے لئے سادگی کی ضرورت تھی۔ پہلا مطالعہ سادہ زندگی پر مرکوز ہے ضرورت تھی کہ دلوں میں وقت کی قربانی مال اور جان کی قربانی۔ سلسلہ کی بے لوث خدمت کا جذبہ پیدا ہو۔ جسے ساتواں، آٹھواں، نواں اور چہدہ کا مطالبہ پورا کرتا ہے۔ جفاکشی کا عادی بنانے کے لئے اور وقار کے غلط سنہوم کی اصلاح کیلئے سرگرمیوں کا مطالبہ ہو جو ہے۔ اللہ اور بیکاری کے لئے ستر صدیاں مطالبہ ہے۔ عرصہ تک تحریک جدید کے کل جو ہیں مطالبات اپنے اندر ہر روحانی بیماری کا علاج رکھتے ہیں۔

تحریک جدید کی ابتدائی حالت انتظامی
جس طرح ہر بڑے سلسلہ کی ابتدا بھی نہایت سہولتی ہوتی ہے۔ اسی طرح تحریک جدید کے ابتدائی ایام میں نو برس تک سے ہی یہ کام واقفین زندگی میں سے ایک نوجوان مرزا محمد یعقوب صاحب کے ذریعہ ہوتا رہا۔ فوری سلسلہ سے اس کے لئے علیحدہ عملہ اور دفتر کی صورت ہوئی۔ اور یہ خدمت خاکسار کے سپرد ہوئی۔ اس وقت دس آدمی سروے کے لئے مقرر ہوئے جنہوں نے نہایت محنت اور اخلاص سے اس کام کو جو بے ہدایت سرانجام دیا۔ ان کی رپورٹ کے موجب بعض علاقوں میں تبلیغی مرکز قائم کر دیئے گئے۔ انہی دنوں دس نوجوانوں کو سینکڑوں وقف کنندگان زندگی میں سے انتخاب کیا گیا۔ اور بیرون ہند کے لئے ان کو تیار کر کے اٹھایا گیا۔

تبلیغ بیرون ہند
ان مہینوں کے ذریعہ ننگاپور چین۔ ہانگ کانگ۔ جاپان۔ جاوا۔ سماٹرا۔ سین۔ امی۔ البانیہ۔ یوگوسلاویا۔ ہنگری۔ یونان۔ مصر۔ پولینڈ۔ زیکو سلوواکیا۔ ارجینٹائن۔ میں پیغام احمدیت پہنچا۔ اور بفضل تعالیٰ بہت سے ممالک میں جماعتیں بھی قائم ہو چکی ہیں۔ اور اپنے اپنے اخلاص اور جوش کے موجب تبلیغ کا کام کر رہی ہیں۔ ان نوجوانوں کی کوششوں سے جہاں اور کئی فوائد ہوئے۔ وہاں ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوا۔ کہ دنیا کو معلوم ہو گیا۔ کہ خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت میں ایسے پیشوا نوجوان ہیں۔ جو وقت آنے پر سر بکھ ہو کر دور دراز ممالک میں اپنے امام کے نشانہ کو پورا کرنے کے لئے اس کے ادنیٰ سے اشارے پر جانے

کے لئے تیار ہیں۔ اور اس پہلے دور سے تجربہ حاصل کرنے کے بعد دوسرے دور کے تیرہ نوجوان بجا پر بھی بیرون ہند کے لئے ہمتیں نیاری میں مشغول ہیں۔

موجودہ شعبہ جات تحریک جدید
جوں جوں تحریک جدید کے کام میں توسیع ہوتی گئی۔ ضرورت کے بموجب شعبہ جات میں بھی توسیع ہوتی گئی۔ اس وقت بڑے بڑے شعبہ جات تفصیل ذیل میں ہیں۔
(۱) دفتر تحریک جدید۔ ابتدا دفتر تحریک جدید دفتر پر ایویٹ سیکرٹری کے ایک حصہ میں تھا۔ بعد میں ایک علیحدہ حصہ کر لیا گیا۔ اور اب خدا کے فضل سے تحریک جدید کی اپنی عمارت میں ہے اور تمام ضروریات متعلقہ دفاتر سے مکمل ہے۔
ضاحمد اللہ علیہ السلام اس میں اس وقت انجارج تحریک کے علاوہ تین کلرک اور ایک فٹری کام کرتے ہیں۔

(۲) دفتر تجارت جس میں علاوہ ناظم صاحب تجارت و تربیت جو مکرم خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب ہیں۔ ایک کلرک اور ایک دفتر کام کرتا ہے۔

(۳) بورڈنگ تحریک جدید۔ اس میں تحریک جدید کی طرف سے ایک ڈورن جو مکرم خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ہیں۔ ان کے علاوہ ایک سپرنٹنڈنٹ صاحب بورڈنگ ہیں جو کمائی صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی ہیں۔ ان کے ماتحت پانچ ٹیوٹران اور دو خادم لفظاں ہیں۔ خادم لفظاں کا کام خاص طور پر چھوٹے بچوں کی نگہبانی کرنا ہے۔

(۴) دارالصناعت۔ یہ ایک صنعتی ادارہ ہے۔ جس میں طلباء کو بوسے لکھڑی اور چمڑے کا کام سکھایا جاتا ہے۔ اس کام کے نگران مکرم بابو اکبر علی صاحب ریشا رڈ انڈیا آف ورس ہیں۔ جو اس کام کو آزیری طور پر سرانجام دیتے ہیں۔ ان کے ماتحت ایک کلرک ہے۔ اور ایک دفتر۔
(۵) بورڈنگ دارالصناعت۔ جو طلباء صنعتی کام سکھاتے ہیں۔ ان کی رہائش۔ خورد و نوش کے انتظام کے لئے۔ اور ان کی اخلاقی نگرانی کے لئے بورڈنگ کا انتظام ہے۔ بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتلوہی ہیں۔ جنہوں نے سرکار انگریزی سے پنشن حاصل کرنے کے بعد اپنی خدمات کو حضرت اللہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بفرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔

(۶) صیفہ امانت جہاں داد۔ تحریک جدید کے دوسرے مطالبہ کے موجب جو لوگ رقوم ارسال کرتے ہیں ان کا حساب رکھنا۔ اور اس رقم کو مناسب طور پر خرچ کر کے ان کے جملہ حلیات کو رکھنا اس شعبہ

کا کام ہے۔ اس شعبہ کے سیکرٹری مکرم و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ اور دفتر کا کام مکرم بابو نحرالدین صاحب پشتر سرانجام دیتے ہیں۔
(۷) دفتر نقل سیکرٹری۔ یہ کام مکرم چودھری برکت علی خاں صاحب کی نگہبانی میں ہوتا ہے۔ ان کے ماتحت چہدہ تحریک جدید کے حسابات رکھنے اور یاد دہانی کرنے اور دیگر متعلقہ امور کو سرانجام دینے کے لئے تین کلرک ہیں۔ جو اپنے کام کو نہایت محنت اور کوشش سے سرانجام دے رہے ہیں۔

تحریک کا مستقل ریڑروقتہ
اگرچہ تحریک جدید کا چہدہ ایک مہینہ عرصہ سے تین سال کے لئے ہے لیکن چونکہ اہل کے مطالبات مستقل طور پر ہیں۔ اور جس مقصد کے لئے اسے قائم کیا گیا ہے وہ ایک عارضی کام نہیں ہے۔ اس لئے اس کے لئے مستقل آمدنی انتظام کرنے کی ضرورت حضرت خلیفۃ المسیح

الثانی ایدہ اللہ بفرہ العزیز نے یہ تجویز فرمائی ہے کہ چہدہ تحریک جدید کے ایک بڑے حصے سے کئی ہزار ایکڑ اراضی سندھ میں خرید کی جائے جس کی مجموعی قیمت ساڑھے بارہ لاکھ کے قریب ہے۔ تا کہ اس زمین کی پیداوار سے ایک مستقل آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے۔ اور عرصہ دس سال کے گزرنے پر چہدہ کی ضرورت پیش آئے۔ اور اسکی آمد سے ہی تبلیغی کام سرانجام دیئے جاتے رہیں۔ خدا کے فضل سے اس اراضی پر تحریک جدید کے قریب ۲۰ کارکن کام کر رہے ہیں۔

چہدہ تحریک جدید
اس وقت تک فضل و کرم سے جس قدر چہدہ جماعت کے دوستوں کی طرف سے وصول ہوا ہے اس کا مجموعی میزان چھ لاکھ کے قریب ہے۔

خدا کی مہنتی ایک دلیل

— یعنی —

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی معجزانہ پیدائش

(از حافظ سلیم احمد صاحب امدادی)

یعنی وہ ذات پاک ہے علام اور خیر جو قوت کو چ کر گیا پہلا پسر بشیر وحی خدا کا آ کے لگا دشمنوں کو تیر آزر دہ اپنے دل میں ہوا میرے نذیر سب مومنوں کا ہو گا وہ محبوب اور امیر احسان اور حسن میں ہو گا نورا ظہیر فرزند ارجمند گرامی و دلپذیر اس کی دعا سے ہونگے رہا سینکڑوں امیر یعنی بہت ذہین و ذکی فاضل و دبیر فضل خدا سے پائیگا دولت بھی و کثیر جائیں گے جو حقیر اسے ہونگے خود حقیر ہو گا خدا شیردہ پر دیکھنے میں شیر ہو گا وہ میر قافلہ اور پسر دستگیر سرور دیکھ کر ہے اسے ہر جو ان و پسر تاج ثبوت ہو کہ وہ خالق ہے اور قدیر

ہستی پر ہے دلیل خدا کی بے نظیر نادان دشمنوں نے اڑیا بہت مذاق تب قبل از ولادت محمود پاکباز "اک دوسرا بشیر دیا جائے گا تجھے" پیدا کروں گا میں اسے نو سال میں ضرور کاموں میں اپنے ہو گا اولوالعزم وہ پسر وہ صاحب شکوہ بھی ہو گا مشکیل بھی قومیں سب اسے پائینی برکت جہان میں ہو گا علوم ظاہری اور باطنی سے پُر وہ تین بھائیوں کو بنا دیگا آ کے چار ہو گا خلافت اور امارت کو اس پر ناز دشمن تمام ہونگے مقابل میں سرنگوں محمود نام صلح موعود ہے خطاب ابہام جس صفائی سے پورا ہوا سلیم یہ معجزہ خدا نے دکھایا ہے اسلئے

ایسی کریم ذات سبھی صفات پر

الزام جو لگتا ہے واللہ ہے شہر

قصیدہ مدح

در شان امام مام امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

(از حکیم عبدالرحمن خانگی - بی - اے - کوہ مری)

بحضرت مصلح موعود

(انجانب خدام - مجلس خدام الاحمریہ قیٹہ)

طلوع صبح صادق نور ایمان بشیر الدین
دلیل منزل ساک نجوم علم و عرفانش
عبدل غبر عزت ثیل طرہ حکمت
فنائے ہستے کفر و شرار خرم بدعت
زمین قادیان شد رشک نور وادی ایمن
علیم و عالم و عامل سلیم و سالم و حاصل
دعائے اوقضائے حق ندائے اوندائے حق
ربیب سایہ رحمن حبیب حضرت یزدال
امام و عارف کامل بحق مائل بحق شاعلی
جمالت جان محبوبی کمالش معدن خوبی
جیا وصف از وقایم دفائسے از و دایم
دجو و اہرن لرزاں پیکار نفس و دل رسا
کلاش مایہ یچی العظام است ارسنے دانی
بہار گشتن اسکاں ہزار گلشن عرفاں
برات عاشقان حش حیات روح احسان
تیب عشق خداوندی غم تبلیغ دین حق
نسیم روغنہ رضوان تبسم کوثر عسراں
ادب آموز ہشیار طرب اندوز ہجو راں
اسیران بلا را رشکداری بخشہ احسانش
لذرا ز غم تو لے مسلم کہ احسانش ترا مہیا
وزیر ہادی عالم وجودش مرجع عالم
ندارم هیچ غم از صدر مہ موج بلا خانگی

ہبط انوار اے ماہ تمام
اے حبیب کبریا - عالی مقام
جانشین ہمدی آخر زماں
مصلح موعود اے حق کے بشیر
منظہر حق و علا - ففضل عمر
گلشن احمد میں ہے تجھ سے بہا
ہے کہاں شکر ذرا دیکھ ادھر
اور اکٹ سے دیکھ لے ہوتے ہزار
لے کہ فرزند خلیل اللہ ہے تو
جال پیار و جان فروش و جاں تثار
اے ترے صبح و سادیں کیلئے
امین دین ستین - لے شاہ دیں
کشتی اسلام کے اے نا خدا
لے اسیران جہاں کے رستگار
کہ دعا اپنے غلاموں کیلئے
ہم اسیران بلا لے معصیت
ٹوٹ جائیں کاش رنجیریں سبھی
بڑھے جائیں تیز پا اور ہوشیار
حق کو پھیلا دیں جہاں میں ایک بار
پرچم اسلام ہو در ہر کنار
ہر جگہ توحید کا بچتا ہوساز

اے خدا کے نور سے ذوال اختتام
اے امیر المومنین - پیا محسے امام
غلیبے دوراں کے زندہ نشان
حسن و احسان میں سبھا کے نظیر
شان فاروقی میں ونگیں سرسبز
دین کی آغوش ہے پڑا شمار
سیرت کی نسل کو بارگاہ و بر
شاخ در شاخ اور شمار اند شمار
ہاں فیض اللہ ہے دانہ ہے تو
غم میں دیں کے رہنے لے دلفگار
اے ترے نکر و دعا دیں کے لے
تائبو حق - یادگار مرسلین
حجتہ اللہ - مسلموں کے راہنما
جلدی جلدی برہنہ دے شہر بار
ان ضعیفوں - نیم جانوں کیلئے
خواب غفلت میں پڑے کوتاہیست
نفس آمارہ سے پائیں مخلصی
اور چھا جائیں جہاں پر سیل وار
جھوٹ کا فتنہ و بادیں زیر غار
گلشن اسلام میں پھر ہو ہزار
ہو جبین شرک بھی غرق نیزار

ہر طرف اسلام ہی اسلام ہو

ہر زبان پر اک خدا کا نام ہو

تساویہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

جن کے فوٹو نہ تھے - ان کے فوٹو نہیں دیئے جاسکے - جن کا انوس ہے - ہندوستان کے
مبغین کے فوٹو نہیں دیئے گئے - البتہ مولانا مولوی بقا پوری صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے زمانے کے مبلغ ہیں - اور اس وقت مقامی داعی ہیں - ان کا فوٹو ان کی فراغت اور مرکزی داعی
ہونے کی وجہ سے دے دیا گیا ہے - مجھے انوس ہے - کہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا فوٹو نہیں
مل سکا - ورنہ میں اسے بھی شائع کرتا - آئیہل چودھری سرحد حضرت مولانا کے فوٹو کیسے پریس کی غلطی سے
آپ کا نام شائع ہونے سے روک گیا - صرف یہ لکھا گیا ہے - کہ محکم خلافت ہند - احباب ٹوٹ کر ہیں - دھوکہ دہا کر رہی ہیں

تساویہ کے متعلق میں اس قدر اعلان کرنا ضروری خیال کرتا ہوں - کہ بعض اہم تصاویر اس
پریس الگ نظر نہ آئیں گی - اس کی وجہ یہ ہے - کہ بعض بزرگ گروہوں میں موجود ہیں - مثلاً حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم - حضرت مولوی عبدالکریم صاحب دینی اللہ اور اسی طرح بعض اور صاحبہ حضرت مسیح موعود علیہ
السلام کے ساتھ گروہ میں ہیں - حضرت مولوی بشیر علی صاحب - اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب
حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم - حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم صاحب نمایاں طور پر گروہوں
میں موجود ہیں - میری سبغین میں سے جن کے فوٹو ہمارے پاس تھے - ان کے فوٹو ہم نے دے دیئے - اور

مکتبہ

الحکم کے جو بلی منہ کی قیمت بعد حلبہ
دو گنی کر دی جائے گی۔
قسم اول۔ ایک روپے کی بجائے دو روپے
قسم دوم۔ ۳ روپے کی بجائے ایک روپے
(میں خبردار حکم قادیان)

خجایا حضرت محمد ابراہیم صاحب بی سائے بھی میری
حوصلہ افزائی میں کوئی کمی نہیں رہنے دی
میں ناشکری کروں لہذا اگر میں حضرت امام العزیز
کی خادمہ خجایا مائی کا کہ حواصیہ جو سیکھوانی برادران
کی پیشہ و میں کی اس سبکی کا ذکر نہ کروں کہ ایک
دن مجھے ایک معقول رقم کی شدید ضرورت تھی -

میں غلطی کروں گا اگر میں ایک اور سستی کا ذکر کروں اور وہ حضرت والد صاحب قبلہ کا جو وہ ۶۰ غریبوں سے اس سبب کی اشاعت کے لئے مالی قربانی اس حد تک کی ہے کہ میری زوجہ کی

میں نے اپنی بیاری کو مخاطب کر کے کہا کہ تو تجھے ہٹ جا
 لیں اب کام کا غہر کر چکا ہوں۔ میں کام کروں گا اور اس
 عزم سے کروں گا کہ خواہ آخری کا پی لکھنے پر میری قوت
 جواب دیدے۔ خواہ میری بیاری ہمیشہ کے لئے بڑھ جائے
 خواہ میں مدوں کے لئے بیکار ہو جاؤں مگر اب کوئی طاقت
 مجھے کام سے نہیں روک سکے گی۔ میں اٹھ بیٹھا۔ اپنے
 اوپر کی چادر کو پھینک دیا۔ میرے دل میں عزم کے ساتھ
 قوت پیدا ہوئی۔ قوت نے مجھے ایک کیفیت سرور
 بخشا۔ میں مست و لالہ تھا۔ میں اس دنیا سے کھویا گیا
 میں نے قلم ہاتھ میں لے کر لکھا۔۔۔ اور لکھا۔۔۔ اور
 لکھنا چلا گیا۔ مجھے معلوم بھی نہیں ہوا کہ دن کیسے
 گزرتا ہے۔ اور مجھے یہ بھی نہ نہ حیرانگہ لگات